سلسلۂ نباتات قرآن (قسط 7)

زیتون

تحقیق وتحریر: سیّد قاسم محمود

عربی: الزَّیتون
عبرانی: زیت
اردو، فارسی، ہندی: زیتون
انگریزی: olive
لاطینی، روسی: oliva
ہسپانوی: olivo
جرمن: Elia
نباتاتی نام: Olea europaea Linn

قرآن مجید میں زیتون کا ذکر سات آیات میں آیا ہے۔

(۱) سورۃ الانعام کی آیت ۹۹:

﴿وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىْءٍ
فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا
قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ
اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۗ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴾

''اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا' پھر اُس کے ذریعے سے ہر قسم کی نباتات اُگائی' پھر اُس سے ہرے ہرے کھیت اور درخت پیدا کئے' پھر اُن سے تہہ بہ تہہ چڑھے ہوئے دانے نکالے' اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا کئے جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں' اور انگور' زیتون اور انار کے باغ لگائے' جن کے پھل ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں' اور پھر ہر ایک کی خصوصیات جدا جدا بھی ہیں۔ یہ درخت جب پھلتے ہیں تو اُن میں پھل آنے اور پھر اُن کے پکنے کی کیفیت ذرا غور کی نظر سے دیکھو۔ ان چیزوں میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔''

(۲) اسی سورت میں آگے چل کر آیت ۱۴۱ میں دوبارہ زیتون کا ذکر آیا ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖؗ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝﴾

"وہ اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ اور تاکستان اور نخلستان پیدا کئے' کھیتیاں اگائیں' جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں۔ زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے' جن کے پھل صورت میں مشابہ اور مزے میں مختلف ہوتے ہیں۔ کھاؤ اُن کی پیداوار' جبکہ یہ پھلیں' اور اللہ کا حق ادا کرو جب اُن کی فصل کاٹو' اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

(۳) سورۃ النحل کی آیت ۱۱ میں یوں آیا ہے:

﴿یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝﴾

"وہ اس پانی کے ذریعے سے کھیتیاں اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے۔ اس میں ایک بڑی نشانی ہے اُن لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔"

(۴) سورۃ المؤمنون کی آیت ۲۰ میں بھی یہی بات دہرائی گئی ہے:

﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ ۝﴾

"اور وہ درخت بھی ہم نے پیدا کیا جو طور سینا سے نکلتا ہے' تیل بھی لئے ہوئے اُگتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن بھی۔"

(۵) سورۃ النور' آیت ۳۵:

﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ ۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝﴾

''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو' چراغ ایک فانوس میں ہو' فانوس کا حال یہ ہو کہ جیسے موتی کی طرح چمکتا ہوا تارا' اور وہ چراغ زیتون کے ایک ایسے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو' جو نہ شرقی ہو نہ غربی' جس کا تیل آپ ہی آپ بھڑکا پڑتا ہو' خواہ اس کو آگ نہ لگے۔ (اس طرح) روشنی پر روشنی (بڑھنے کے تمام اسباب جمع ہو گئے ہوں۔) اللہ اپنے نور کی طرف جس کی چاہتا ہے' رہنمائی فرماتا ہے' وہ لوگوں کو مثالوں سے بات سمجھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''

(۶) سورۃ عبس' آیت ۲۹:

﴿وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴾

''اور زیتون اور کھجوریں (اُگائیں)۔''

(۷) سورۃ التین کی پہلی آیت میں تو زیتون کی قسم کھائی گئی ہے:

﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ﴾ ''قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔''

ان آیات میں غور طلب نکات یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زیتون کے درخت کو ایک مبارک یعنی برکت والا درخت قرار دیا ہے۔ اس کے پھل کو اہمیت و افادیت عطا فرمائی۔ پھر لوگوں کو متوجہ کیا کہ زیتون' کھجور' انار اور انگور میں فوائد کے خزانے بھرے پڑے ہیں' بشرطیکہ تم ان کے فوائد سمجھنے کی کوشش کرو۔ سورۃ الانعام میں فرمایا گیا کہ آسمان سے پانی برستا ہے جس میں پینے کے ساتھ ساتھ مویشیوں اور کھیتی باڑی کے لئے اہمیت ہے۔ اہمیت کے سلسلے میں زیتون کا ذکر آیا اور زیتون کے ساتھ دوسرے مفید پھل بھی مذکور ہوئے۔ کھجور' انگور اور انار خوش ذائقہ پھل ہیں' مگر زیتون کا ذائقہ ایسا خوشگوار نہیں کہ کھانے کی رغبت محسوس ہو۔ چنانچہ زیتون کی افادیت و اہمیت جتانے کے لئے بار بار اس کا ذکر کیا گیا۔ یعنی بتایا گیا کہ یہ پھل ذائقے کے لئے نہیں' فائدے کے لئے ہے۔

قرآن مجید نے زیتون کی خاص افادیت و اہمیت کے باعث اس کا بار بار ذکر فرمایا۔ جہاں کسی اچھی نباتات یا فصل کا تذکرہ ہوا' زیتون کی مثال ضرور دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں اپنے نور کی وضاحت کے لئے زیتون' اُس کے تیل اور اس کی روشنی کی مثال دی۔ پھر فرمایا کہ یہ ایک مبارک درخت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس درخت کو اتنی اہمیت عطا فرمائی ہے تو رسول کریم ﷺ نے بھی اس کی اہمیت کے اسباب کی تشریح فرمائی ہے۔

حضرت اُسید الانصاری ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''زیتون کا تیل کھاؤ اور اس سے جسم کی مالش کرو' یہ ایک مبارک درخت سے ہے۔'' (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

یہی روایت حضرت ابوسعید الخدری ﷜ سے اور مستدرک الحاکم میں حضرت ابوہریرہ ﷜ سے بھی منقول ہے۔

حضرت علقمہ بن عامر ﷜ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے لئے زیتون کا تیل موجود ہے۔ اسے کھاؤ اور جسم پر مالش کرو' کیونکہ یہ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے۔'' (ابن جوزی)

خالد بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میں غالب بن ابجر کے ہمراہ مدینہ آیا۔ راستے میں غالب بیمار ہو گئے۔ ان کی عیادت کو ابن ابی عتیق آئے اور بتایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کلونجی میں شفا بتائی ہے۔ ہم نے کلونجی کے چند دانے کوٹ کر زیتون کے تیل میں ملا کر ناک کی دونوں اطراف میں ٹپکائے۔ ہم نے ایسا کیا تو غالب بن ابجر شفایاب ہو گئے۔ (بخاری' ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے جسم پر لگاؤ کہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے' جن میں سے ایک کوڑھ بھی ہے۔'' (ابونعیم)

مفسرین کی تحقیقات کے مطابق زیتون کا درخت تاریخ کا قدیم ترین پودا ہے۔ طوفانِ نوح ؑ کے اختتام پر پانی اترنے کے بعد زمین پر جو سب سے پہلی چیز نمایاں ہوئی' وہ زیتون کا درخت تھا۔ اس درخت کے بابرکت ہونے کے باعث ہی یہ موجودہ زمانے میں بھی امن اور سلامتی کی علامت ہے۔ فلسطین کے رہنما یاسر عرفات مرحوم نے جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کیا تو اس کا آغاز اِس جملے سے کیا: ''میں زیتون کی ڈالی لے کر آپ کے پاس آیا ہوں''۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ یاسر عرفات اقوامِ عالم کے لئے امن اور سلامتی کا پیغام لے کر آئے ہیں۔

فراعنۂ مصر کے قدیم مقبروں سے برآمد ہونے والی اشیاء میں زیتون کے تیل سے بھرے ہوئے برتن بھی شامل ہیں۔ زیتون کے تیل کا ذکر توریت میں بھی ہے۔

زیتون کا درخت تقریباً تین میٹر اونچا ہوتا ہے۔ چمکدار پتوں کے علاوہ اس میں بیر کی

شکل کا ایک پھل لگتا ہے' جس کا رنگ اُودا اور جامنی ہوتا ہے۔ ذائقہ کسیلا ہوتا ہے۔ یہ درخت بنیادی طور پر ایشیائے کوچک' فلسطین' بحیرۂ روم کے خطے' یونان' پرتگال' سپین' ترکی' اٹلی' شمالی افریقہ میں الجزائر اور تیونس' امریکہ میں کیلی فورنیا' میکسیکو' پیرو اور آسٹریلیا کے جنوبی علاقے میں پایا جاتا ہے۔ زیتون کا تیل بطور صنعت اور برآمد' فرانس' اٹلی' سپین' ترکی' الجزائر' تیونس اور یونان سے آتا ہے۔

زیتون کا پھل غذائیت سے بھرپور ہے' مگر اپنے کسیلے ذائقے کی وجہ سے بطور پھل زیادہ مقبول نہیں۔ اس کے باوجود مشرقِ وسطیٰ' اٹلی' یونان اور ترکی میں بہت لوگ یہ پھل خالص صورت میں کھاتے ہیں۔ یورپ میں اس کا اچار بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔ یونان سے زیتون کا اچار سرکے میں آتا ہے۔ سعودی عرب کے پہلے فرمانروا عبدالعزیز ابن سعود کا ناشتہ کھجور' اونٹنی کے دودھ اور پنیر' اور زیتون پر مشتمل ہوتا تھا۔ زیتون کی شہرت اس کے پھل کی وجہ سے نہیں' بلکہ اس کے تیل کی وجہ سے ہے۔ ڈبوں میں بند ہونے والی سارڈین اور دوسری مچھلیاں محفوظ رکھنے کے لئے زیتون کے تیل میں رکھ کر پیک کی جاتی ہیں۔ اس تیل کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ بوتل خواہ کھلی بھی رہے' اس پر چیونٹیاں نہیں آتیں' اور جب اسے دیئے میں جلایا جائے تو یہ روشنی تو دیتا ہے' لیکن دوسرے تیلوں کی طرح دھواں نہیں دیتا۔

ابن القیمؒ اپنی تالیف ''طبِ نبویؐ'' میں زیتون کے تیل کے دوائی فوائد کے بارے میں لکھتے ہیں: ''سرخ زیتون کا تیل سیاہی مائل سے بہتر ہوتا ہے۔ یہ طبیعت بحال کرتا ہے۔ چہرے کا رنگ نکھارتا ہے۔ زہروں کے خلاف تحفظ دیتا ہے۔ معدے کے فعل کو اعتدال پر لاتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے خارج کرتا ہے۔ بالوں کو چمکاتا اور بڑھاپے کی تکالیف اور اثرات کو کم کرتا ہے۔ زیتون کے تیل میں نمک ملا کر اگر مسوڑھوں پر ملا جائے تو ان کو تقویت دیتا ہے۔ یہی نمکین مرکب آگ سے جلے ہوئے کے لئے مفید ہے۔ تیل لگانے سے پھوڑوں' پھنسیوں' پتّی اور خارش میں فائدہ ہوتا ہے۔ وہ پھوڑے جن سے بدبو آتی ہو یا پرانی سوزش کی وجہ سے ٹھیک ہونے میں نہ آتے ہوں' زیتون کے تیل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ زیتون کے تیل کی مالش کرنے سے اعضاء کو قوت حاصل ہوتی ہے' پٹھوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ بعض طبیب اس کی مالش کو مرگی کے لئے بھی مفید قرار دیتے ہیں۔ وجع المفاصل اور عرق النساء کو دور کرتا ہے۔ چہرے کو بشاشت دیتا ہے۔ اسے مرہم میں شامل کرنے سے زخم جلد بھر جاتے ہیں۔ ناسور کو مندمل کرنے میں کوئی دوائی زیتون سے بہتر نہیں۔